سوال

(264) توسیع کے لیے مسجد گرا کر دوسری جگہ پر مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد خام وہ چھوٹی سلف سے موجود تھی جس کی دیواروں کو ایک رئیس نے جو وہاں کا متولی اور نگہبان تھا بقصد تعمیر پختہ وسیع توڑ ڈالا۔ اب ظاہر ہوا کہ جانب جنوب وشمال کچھ قبریں اس کی دیوار سے اس طرح لاحق ہیں کہ اگر صحن وسیع کیا جائے گا۔ مطابق وسعت مسجد کے تو وہ قبریں وسط صحن میں پڑ جائیں گی اور اس کے پچھم طرف ہنود کے مکان میں کہ وہ ہرگز نہیں دے سکتے۔ اگر دوسری جگہ مسجد بنائی جائے تو جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی زمین ایک بار مسجد قرار پا چکی تو اب وہ ہمیشہ کے لیے مسجد ہوگئی، اس کا مسجد ہونا باطل نہیں ہوسکتا۔ ایسی حالت میں دوسری جگہ مسجد تو بنانا جائز نہیں ہے۔ لیکن اول مسجد کی جگہ چھوڑ دینا اور اس کے مسجد ہونے سے دست بردار ہوجانا یا اس کی جگہ کوئی اور چیز بنوانا، جس سے اس جگہ کے احترام میں فرق آئے اور جُنب اور حائض وغیرھما اس میں جانے کے مجاز ہوجائیں، یہ امر بالضرور ناجائز ہے۔ مذہب احناف میں یہی مفتی بہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری (2/547) مطبوعہ بند ہو گلی) میں ہے :

"ولو کان مسجد فی محلة ضاق علی اہلہ ولا یسعھم ان یزیدوا فیہ فسألھم بعض الجیران ان یجعلوا ذلک المسجد لہ لیدخلہ فی دارہ ویعطیھم مکانہ عوضا ما ھو خیر لہ فیسع فیہ اہل المحلة قال محمد لا یسعھم ذلک کذا فی الذخیرة"

اگر ایک محلے میں مسجد ہو، جو وہاں کے رہنے والوں کے لیے تنگ ہوگئی ہے اور وہ اس میں اضافہ کرنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے تو ان سے ایک ہمسایہ کہے کہ وہ یہ مسجد اسے دے دیں تاکہ اس (جگہ) کو اپنے گھر میں شامل کرلے اور وہ اس کے بدلے میں انھیں اس سے بہتر جگہ دے دے، جو اہل محلہ کے لیے کافی ہو، امام محمد رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ان کے لیے اس عمل کی گنجائش نہیں ہے۔

(صفحہ :548) میں ہے :

فی وقف الخصاف اذا جعل ارضہ مسجدا وبنا ہو واشھد ان لہ ابطالہ و بیعہ فھو شرط باطل ویکون مسجدا[1]

"جب ایک شخص اپنی زمین مسجد کو دے دے اور اس کو تعمیر کرے اور گواہ بنائے کہ وہ اس کو ختم بھی کرسکتا اور بیچ بھی سکتا ہے تو یہ شرط باطل ہے اور وہ مسجد ہی رہے گی نیز اسی صفحہ میں ہے :

وإذا خرب المسجد واستغنى أهله وصار بحيث لا يصلى فيه عاد ملكا لواقفه أو لورثته حتى جاز لهم أن يبيعوه أو يبنوه دارا وقيل هو مسجد أبدا وهو الأصح كذا في خزانة المفتين في فتاوى الحجة لو صار أحد المسجدين قد يما وتداعى إلى الخراب فأراد أهل السكة بيع القديم وصرفه في المسجد الجديد فإنه لا يجوز[2]

جب مسجد ویران ہوجائے اور وہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی اور وہاں رہنے والے اس سے بے نیاز ہوجائیں کہ وہاں نماز بھی نہیں پڑھی جاتی تو وہ اس کو وقف کرنے والے یا اس کے ورثا کی دوبارہ ملکیت بن جائے گی حتیٰ کہ ان کے لیے اسے بیچنا یا اسے گھر بنانا جائز ہوگا، لیکن ایک قول کے مطابق وہ ہمیشہ کے لیے مسجد ہی رہے گی اور یہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ "خزانۃ المفتین "میں ہے۔ فتاویٰ الحجہ میں ہے کہ اگر دو مسجدوں میں ایک بہت پرانی ہوجائے اور ویرانی کا شکار ہوجائے تو محلے والے چاہیں کہ پرانی کو بیچ کر اس (کی آمدنی) کو نئی مسجد میں صرف کردیں تو یہ جائز نہیں ہے۔

---

[1]۔ الفتاویٰ الهندیہ(2/457)

[2]۔ الفتاویٰ الهندیہ(2/458)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05